ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

تقویم اختر
پی ایچ ڈی سکالر ناردرن یونی ورسٹی، نوشہرہ
ڈاکٹر سید طاہر علی شاہ
صدر شعبہ اردو، ناردرن یونی ورسٹی نوشہرہ

بشریٰ سعید کے ناولوں میں اساطیری عناصر بحوالہ "سفال گر" اور "رقصِ جنوں"

Taqweem Akhtar *
Ph.D Scholar Northern University, Nosherhra.
Dr. Syed Tahir Ali Shah
H.O.D Urdu Department, Northern University, Noshehra.

***Corresponding Author:**

The mythological elements in Novels of Bushra Saeed in context with "Sifal Gar" and "Raqs-e-Junoon"

Mythology is a set of old, symbolic stories that people believe and values. The mythology remains a living force in literature, serving as a vital tool for writers to connect modern human experiences with ancient, universal truths. Myths serve as ancient science and history. Bushra Saeed, a well-known modern 21st-century novel writer, presented myths in fiction as a blend of religion and nature, reflecting the eternal human desires to explain the mysteries of her characters. She presented the values and environment of eastern and western societies and bridges these societies with mythological traditions. This article shows the presentation of Indian mythology and Christian Iconography like the story of Radha, Krishna as symbol of love, Virgin Mary as symbol of patience and Cross and Jesus Christ as symbol of sacrifice.

KeyWords: *Myth, Novels of Bushra Saeed, Mythical traditions, Indian mythology, Radha and Krishna, Christian Iconography, Virgin Mary, Cross and Jesus Christ.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

ماخذ تحقیقی مجلہ

انگریزی زبان کا لفظ "Myth" اور ہندی کا "صنمیات" اور "دیو مالا" عربی زبان کے زیر اثر اردو اور فارسی میں مستعمل لفظ "اسطورہ" (جمع اساطیر) اولین اور قدیم ترین ادب کی بنیاد ہے۔ مندرجہ بالا تمام الفاظ کے مفاہیم میں قصے، کہانیاں، دعائیں اور تلمیحات وغیرہ شامل ہیں۔ اردو ہندی کے گہرے تہذیبی رشتے کی وجہ سے "دیو مالا" اور "صنمیات" بھی اردو میں مستعمل الفاظ ہیں۔ اساطیر کا تکنیکی مفہوم لغات اور قاموس میں درج ذیل الفاظ میں مذکور ہے۔ فیروز اللغات کے مطابق:

"اساطیر: اسطارہ یا اسطورہ کی جمع، قصے کہانیاں۔ اساطیر الاولین: اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں۔"(۱)

لغاتِ نظامی میں اساطیر کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"اساطیر (ع مذکر) قصے کہانیاں۔" (۲)

اردو لغت (تاریخی اصول پر) کے مطابق:

"اسطورہ: اسطورہ، افسانہ کہانی، دیو کتھا، متھ" (۳)

اردو انسائیکلوپیڈیا میں علم اساطیر کی تعریف ان الفاظ میں ملتی ہے:

"علم الاصنام Mythology: علم اساطیر، صنمیات، دیو مالا کسی قدیم تہذیب کے دیوی دیوتاؤں، اور فوق البشر سورماؤں کی داستانوں کا مطالعہ ہے جسے خرافات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔"(۴)

ڈاکٹر وزیر آغا اساطیر کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"اسطورہ یونانی زبان کے لفظ مائی تھوس (Mythos) سے ماخوذ ہے جس کا لغوی مفہوم ہے" وہ بات جو زبان سے ادا کی جائے یعنی کوئی قصہ یا کہانی، ابتداً اسطور کا ہی تصور رائج تھا لیکن بعد میں ادا کہانی کی تخصیص کر دی گئی" (۵)

اردو جامع انسائیکلوپیڈیا میں اساطیر اور مذہب کے تعلق کو فطرت کے تناظر میں بیان کیا گیا ہے:

"اساطیر اور بعض مذاہب کے قصوں میں نسبتاً قریبی تعلق ہے۔ اساطیر میں مذہبی اور تمثیلی مقاصد بیک وقت موجود ہوتے ہیں یعنی اساطیر/اسطورہ نگار تجسیم کے ذریعے فطرت کی توضیح کرتا ہے۔" (۶)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38
ماخذ تحقیقی مجلہ

قدیم مذاہب میں مظاہرِ فطرت کو تقدس حاصل تھا اس لیے مظاہر قدرت جیسے سورج، چاند، تاروں اور بارش وغیرہ کو مذہبی تقدیس حاصل رہی۔ اساطیر نے انسانی تاریخ کے قدیم ترین پہلو اور قدیم ترین ادب کا درجہ حاصل کر لیا۔ مختلف اصنافِ ادب جیسے داستان، ناول افسانہ اور شاعری کی تخم ریزی میں اساطیر کا نمایاں کردار رہا۔ اساطیر اپنے مضبوط حوالہ ہونے کی وجہ سے ہر دور میں ادب پر اثر انداز رہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ قدیم سے دورِ جدید تک اساطیر اور ادب کے درمیان حدِ تفاوت قائم کرنا مشکل ہے۔

"سفال گر" میں اساطیری عناصر

دورِ جدید کے کہانی کار اپنی تحاریر میں اساطیری حوالوں اور اساطیری علائم کو بروئے کار لاتے ہیں جن میں نمایاں نام "بشریٰ سعید" کا ہے جن کی کہانیوں کی بُنت میں اساطیر کے استعمال سے کہانی کے تاثر میں اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کے شہر فیصل آباد میں جنم لینے والی بشریٰ سعید نظم و نثر میں نمایاں مقام کی حامل ہیں۔ ان کی تخلیقات معاشرے کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ان کے ناول "سفال گر" میں زمانی اور مکانی لحاظ سے دو مختلف تہذیبوں (مشرق و مغرب) کے امتزاج کو کامیابی سے پیش کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ناول میں ایک طرف تو عیسائیت کے اساطیری نظریات و علائم کو برتا گیا ہے اور دوسری طرف ہندوستانی مذاہب کے زیر اثر تخلیق کی گئی کہانیوں کا تاثر بھی نمایاں ہے۔

ہندومت سے متعلقہ اساطیری عناصر

ہندومت کے اساطیری کرداروں کے بیان سے کہانی کے تاثر میں ان الفاظ میں اضافہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

> "وہ ایلسٹونیا(Alostonia) کے تنے سے پشت لگائے ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ کے گھٹنے پر ٹکائے کشن کنہیا بنا کھڑا تھا اور اس لمحے پرنیاں جانتی تھی کہ چاہے وہ ایک اجنبی شیام تھا یا نہیں مگر وہ رادھا ضرور تھی جو بے خود ہو کر اس کی طرف کھچی چلی جاتی تھی" (۷)

ہندو دیومالا میں رادھا اور کرشن کنہیا کی داستانِ عشق انسانی داستانِ محبت سے بڑھ کر گہرے اخلاقی اور روحانی مفاہیم کی حامل ہے۔ یہ داستان درحقیقت روح اور کائنات کے ملاپ کی علامت ہے۔ کرشن کو "پرماتما" اعلیٰ ترین ہستی یا خدا کا درجہ دیا جاتا ہے اور رادھا "جیو آتما" یعنی انسانی روح کی علامت ہے۔ رادھا کی کرشن کے لیے تڑپ انسانی روح کی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

ماخذ تحقیقی مجلہ

اپنے خالق سے ملاقات کی ازلی خواہش کی عکاس ہے۔ وشنو پران اور ہندو مت کے دیگر مذہبی متون میں رادھا کو کرشن کی داخلی طاقت قرار دیا جاتا ہے۔ یاسر جواد کرشن کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"کرشن: ہندو مت اور ہند اسطوریات میں وشنو دیوتا کا آٹھواں اوتار۔ روایت کے مطابق وشنو دیوتا نے ایک ظالم بادشاہ کامسا (ایک اسور یا شیطان کا بیٹا) سے نجات دلانے کے لیے کرشن کا روپ دھارا۔" (۸)

یاسر جواد نے رادھا کے کردار کو اپنی کتاب "اساطیر کا انسائیکلوپیڈیا" میں بیان کیا۔ ان کے نزدیک رادھا محبت و خلوص کا علامتی کردار ہے اور ہندی اساطیر میں نمایاں کردار کی حامل ہے۔

"رادھا یا رادھیکا۔ کرشن کی پسندیدہ معشوقوں میں سے ایک۔ اسے محبت، ہمدردی اور خلوص کی دیوی کے طور پر پوجا جاتا ہے۔ وہ لکشمی دیوی کا اوتار ہے اور اسے گوپیوں کی سردار کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔" (۹)

ان دونوں کرداروں کے بیان سے مصنفہ نے ایک طرف تو ناول کے نسوانی کردار" پرنیاں" کے ایڈم گرانٹ کے لیے رومانوی جذبات کو بیان کیا ہے اور دوسری طرف امریکی تہذیب میں پروان چڑھنے والے ان دونوں کرداروں کے ہندوستانی پس منظر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ گرانٹ ایک مسلمان کردار ہے اور پرنیاں ایک عیسائی نسوانی کردار ہے لیکن ہندوستانی تہذیب سے گہرے تعلق کی بنا پر رادھا کرشن کے کردار کے ذریعے ان کے جذبات کی ترجمانی مؤثر طریقے سے کی گئی ہے۔ مصنفہ ان دونوں کرداروں کو ہندوستانی تہذیب کے تناظر میں بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"وہ چونک کر سیدھا ہوا اور چہرے سے مکھوٹا ہٹا دیا۔ تب پرنیاں نے جانا کہ اس کے پاس جوگ مایا تھی۔ وہ کوئی بھی روپ لینے پر قادر تھا۔
ایک زندہ پکوڑا......
رادھا کا من بسیا شیام
اوراب پریوں کی کہانیوں کا ایک کردار" (۱۰)

اقتباس میں استعمال شدہ "جوگ مایا" کی اصطلاح در حقیقت ہندو اساطیر کی اصطلاح "یوگ مایا" ہے۔ ہندو مت کی اساطیر میں "یوگ مایا" اس عظیم قوت کو سمجھا جاتا ہے جو بھگوان بالخصوص وشنو اور کرشن کی مرضی سے مادی دنیا کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

نظام کو رواں رکھتی ہے۔ اسے پردہ یا فریب مانا جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان مادی دنیا کو حقیقی سمجھنے لگتا ہے۔ کرشن لیلا میں "یوگ مایا" جادوئی قوت کی حامل مانی جاتی ہے جو ایک پل میں کائنات کا ایک منظر ظاہر کرتی ہے اور اگلے لمحے اس منظر کو دھندلا دیتی ہے۔ اسے دیوی درگا یا لکشمی کا روپ مانا جاتا ہے۔ "یوگ مایا" کے ساتھ مصنفہ نے "پگوڈا" کی اصطلاح بھی استعمال کی جو بدھ مت کی عبادت گاہ اسٹوپا کے لیے مستعمل ہے۔ گول شکل کی کثیر منزلہ عمارت بدھ مت کے مقدس تبرکات کو محفوظ رکھنے کے لیے بنائی جاتی تھی۔ یہ عمارت کائنات کا مرکز اور زمین و آسمان کے درمیان رابطہ کی علامت مانی جاتی ہے۔ اس کی منازل کی کثیر تعداد روحانی ترقی کی علامت تصور کی جاتی ہے۔ مصنفہ نے "جوگ مایا" اور "پگوڈا" کی علامات گرانٹ کی کثیر پہلو اور پراسرار شخصیت کے لیے استعمال کی ہیں۔ ان علامات کا مفہوم اس کردار کی پراسراریت کو واضح کرنا ہے۔

عیسائیت سے متعلقہ اساطیری عناصر

"سفال گر" میں ایک طرف تو ہندوستانی پس منظر کے حامل کرداروں کے لیے چند اساطیری علائم کو استعمال کیا تو دوسری طرف امریکی تہذیب سے وابستہ عیسائیت کی اساطیر کو بھی برتا ہے۔ گرانٹ کا کردار (جو درحقیقت ایک مسلمان ہے) اور پرنیاں کے کردار کے لاعلاج مرض کے بارے میں بتاتے ہوئے حضرت مریمؑ کی شبیہ کا بیان ان الفاظ میں کرتی ہیں:

> "اس نے اپنی نظریں مقدس کنواری (مریم) کی شبیہ پر مرکوز کر لیں۔ اس لڑکے کی آنکھوں میں امنڈنے والے آنسو اسے بہت تکلیف دے رہے تھے۔"(۱۱)

عیسائیت کی اساطیر میں کنواری مریم ایک منفرد مقام کا حامل کردار ہے۔ سامی مذاہب میں حضرت مریمؑ کو اپنی پاکیزگی اور عبادت گزاری کی وجہ سے "مقدس ماتا" کا مقام حاصل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ہونے کی حیثیت سے یہ کردار عظمت و تقدس کی علامت ہے تاہم اپنی قوم کی طرف سے بہتان طرازی کی اذیت برداشت کرنے کی وجہ سے یہ کردار صبر و استقامت کی علامت بھی ہے۔ قدیم مصری اساطیر میں ایسس دیوی کا اپنے بیٹے ہورس کو گود میں لینے اور مریمؑ کا حضرت عیسیٰؑ کو گود میں اٹھانے میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ مریمؑ کا اپنے بیٹے کی قربانی کا دکھ برداشت کرنا انسانی مصائب اور روحانی استقامت کی نمائندگی کرتا ہے۔ مریمؑ کی شبیہ اس صبر کی علامت کے طور پر گھروں اور گرجا گھروں میں لگائی جاتی ہے۔ مصنفہ نے مریم کی شبیہ کو رنج والم اور صبر و استقامت کے امتزاج کے طور پر برتا ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

"سفال گر" کا مرکزی نسوانی کردار پرنیاں مسیحی ہونے کی وجہ سے عیسائیت سے متعلقہ اساطیری علامات اور تصورات ناول میں قابل ذکر تعداد میں استعمال ہوئے ہیں جو مصنفہ کی فکری و فنی گرفت کی علامت ہیں۔ مصنفہ لکھتی ہیں:

> "وہ محبت کی مسموم گرفت سے آزاد ہونے کے لیے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے ادھ موئی ہوئی جاتی تھی۔ اس نے مائع معموریہ کے پیالے میں انگلیوں کی پوریں ڈبو کر اپنے سامنے صلیب کا نشان بنایا۔ میں اسے بھول جاؤں گی۔ بھولنا مشکل نہیں ہوگا۔ میرے منجی خدا صرف اتنا کر دے کہ میرا حافظہ چھین لے مجھے کچھ بھی یاد نہ رہے۔"(۱۲)

مصنفہ نے اس اقتباس میں "صلیب" کی اہم اساطیری علامت کو پیش کیا ہے۔ قدیم تہذیبوں میں صلیب کی شکل کا سراغ ملتا ہے۔ قدیم مصری تہذیب میں "انخ" (☥) کی علامت زندگی اور ابدیت کے لیے مستعمل تھی ۔اسی طرح صلیب چار سمتوں (مشرق، مغرب، شمال اور جنوب) کی نمائندگی کرتے ہوئے کائناتی توازن اور زمین و آسمان کے ملاپ کی علامت مانی جاتی ہے۔ عیسائیت میں صلیب کو حضرت عیسیٰؑ سے خصوصی نسبت حاصل ہے۔ بنی اسرائیلی روایات کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی مصلوبیت کی وجہ سے صلیب قربانی اور نجات کی علامت ہونے کے ساتھ موت کے بعد زندگی کی علامت بھی ہے۔ گویا صلیب محض ایک سادہ نشان نہیں بلکہ زندگی، کائنات، قربانی اور روحانیت کی گہری علامت ہے۔ مرکزی نسوانی کردار کا رقیق مادے میں ڈوبی انگلیوں کی پوروں سے صلیب کا نشان بنانا نجات کی خواہش کے طور پر بیان ہوا ہے۔ یہ نجات ماضی کی یاد اور وابستگیوں کو ترک کر کے زندگی میں آگے بڑھنے کی خواہش ہے۔ مصنفہ نے اس اقتباس سے اگلی سطور میں "Tabernacle" (چرچ میں موجود مقدس روٹی کے ڈبے یا صندوق) کی اصطلاح کا استعمال بھی کیا ہے۔ مصنفہ مزید اساطیری تصورات کا استعمال کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

> "Priest کی گھمبیر آواز گونجی۔
> "باپ، بیٹے اور روح القدس کے نام میں"
> اس نے صلیب کا نشان بنایا اور بولی "آمین" یسوع مسیح کا پیار میرے لہو میں ہے۔ میرے اور یسوع کے درمیان دنیا نہیں آسکتی.... لیکن میری دنیا چھ فٹ کے سانچے میں کیسے سمٹ گئی؟ کسی کی دنیا اتنی بھی مختصر ہوتی ہے۔ اس کا دھیان بار بار بھٹک رہا تھا۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

Priest مومنین کی جماعت کو توبہ کے عمل کی دعوت دے رہا تھا۔
اکٹھے خدا کے کنبے کے طور پر امید کے ساتھ باپ سے معافی کی خواستگار ہوں'۔" (۱۳)

اس اقتباس میں مصنفہ نے عیسائی Priest اور ان کی عبادت کے ساتھ عقیدہ تثلیث کو بیان کیا ہے۔ Priest یا پجاری مذہبی رسومات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور دنیا کے تمام مذاہب میں انہیں تقدس حاصل ہوتا ہے۔ اساطیری تصورات میں انھیں روحانی وسیلہ اور انسانوں اور دیوتاؤں کے درمیان رابطہ کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ مسیحی عقائد میں عبادت کے فرائض اور انسانوں کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ مصنفہ نے گہرائی سے مسیحی عقائد کا مطالعہ پیش کیا ہے اور گرجاگھر میں ہونے والی عبادت کا ناول کے مرکزی کردار پر اثر بیان کیا ہے۔ مصنفہ نے عیسائیت کے عقیدہ تثلیث (Trinity) کو بیان کیا ہے۔ اس عقیدہ کے مطابق ایک خدا تین اقانیم میں ظاہر ہوتا ہے: باپ، بیٹا اور روح القدس۔

باپ کو خالقِ کائنات اور خدا مانا جاتا ہے۔

بیٹا یعنی حضرت عیسیٰ جو دنیا میں انسانوں کی ہدایت کے لیے آئے۔

روح القدس خدا کی روح جو انسانوں کی رہنمائی اور مدد کرتی ہے۔ یاسر جواد روح القدس کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "مسیحی عقیدے میں تثلیث کا دوسرا فرد (خدا، بیٹا اور روح القدس) عہد نامہ جدید میں یسوع مسیح نے روح القدس کا ذکر کیا" جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا" کہہ کر کیا۔ یسوع مسیح اور باپ کے تعلق کے حوالے سے مباحث کے ردِ عمل میں روح القدس کی الٰہیات آہستہ آہستہ وضع ہوئیں۔"(۱۴)

عقیدہ تثلیث کے مطابق خدا ایک ہے مگر تین اقانیم میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ مسیحی ایمان کا بنیادی ستون ہے اور خدا کی وحدت اور کثرت دونوں کو بیان کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے کردار کو مثالی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ انھیں اللہ کے نبی سے بلند کر کے خداوند کا درجہ دیا جاتا ہے۔ یسوع کو انسانیت کے نجات دہندہ (جنھوں نے مصلوب ہو کر قیامت تک کے انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا) کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ان کی پیدائش کو معجزہ قرار دیا جاتا ہے۔ بغیر باپ کے کنواری ماں سے ان کی ولادت اساطیری درجہ کی حامل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی مصلوبیت اور دوبارہ زندہ ہونا اساطیری اور ماورائے فطرت پہلو ہیں۔ بشریٰ سعید باریک بینی سے مسیحی عبادات کو بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38
ماخذ تحقیقی مجلہ

"سب مل کر گا رہے تھے "خداوند رحم کر"
اس نے بھی اپنی آواز ملا دی "خداوند رحم کر"
"یسوع رحم کر"
"یسوع رحم کر"
پھر اسے پتہ بھی نہ چلا کیسے عبادت کے تمام مراحل اس کے ہاتھ سے پھسل گئے۔ قدیم حمد Gloria کا ایک حرف بھی اس نے نہ سنا۔ Lector نے کیا پڑھا اسے یاد نہیں تھا۔ جوابی مزمور میں اس نے حصہ لیا تھا یا نہیں وہ بے خبر تھی۔ Alleluia کے جواب میں تمجید کرنا اسے یاد نہیں تھا"(۱۵)

مسیحی عبادات میں Gloria حمد یہ حصہ ہے جس میں خدا کی بڑائی بیان کی جاتی ہے۔ مسیحی عبادات میں عہد نامہ قدیم اور بائبل کے خطوط باآواز بلند تلاوت کرنے والا شخص Lector کہلاتا ہے۔ یہ انسانوں تک خدا کا کلام پہنچانے والا ترجمان مانا جاتا ہے جو نورِ ہدایت اور علم و روحانیت کی ترسیل کا ذریعہ ہے۔ مسیحی عبادات میں Alleluia کے الفاظ اللہ کی تعریف کے طور پر بولے جاتے ہیں۔ عبادت میں حمد و ثنا خوشی اور شکر گزاری کا اظہار ہے۔ روحانی فضا کے قیام کے لیے انجیل کی تلاوت کی جاتی ہے۔ Alleluia کا لفظ تہواروں جیسے ایسٹر وغیرہ کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ مسیحی عقائد میں خداوند اور یسوع مسیح کو یکساں طور پر رحم کرنے والی ہستی مانا جاتا ہے۔ ناول کے مرکزی نسوانی کردار پرنیاں کو عقائد اور عبادات کے ترجمان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کی زندگی کے نشیب و فراز میں مسیحی عقائد و عبادات سے وابستگی کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے مصنفہ رقم طراز ہیں:

"خدا سے اس کا تعلق محض گلے میں صلیب والا لاکٹ پہننے یا قریبی گرجا گھر میں جا کر معمول کی عبادات میں شامل ہونے تک محدود تھا۔ اس سے آگے بڑھنے کی جرات اس میں نہیں تھی۔ وہ مناجات کے دوران خاموش رہتی، کبھی مزامیر نہ گاتی، Priest کے وعظ پر دھیان نہ دیتی، مقدس شبیہوں پر نظر نہ ڈالتی، کسی نشست پر سر جھکائے بس سروس کے ختم ہونے کا انتظار کرتی رہتی۔"(۱۶)

یہ معلومات علامتی اور تمثیلی انداز کی وجہ سے گہرے اساطیری مفاہیم کی حامل ہیں۔ ان کے ذریعے انسان خدا، کائنات اور روحانی سوالوں کا فہم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی ایک مثال "مزامیر" ہے۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

اس حمد یہ نظم میں خدا کو عظیم بادشاہ اور پوری کائنات کے محافظ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ سمندر، پہاڑ اور آسمان کو علامتی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ خدا کو کائنات کا خالق اور محافظ تصور کیا جاتا ہے۔ بعض مزامیر میں "مسیحا بادشاہ" کا ذکر بھی موجود ہے جو یسوع مسیح سے منسلک ہے۔ جذباتی گہرائی کی حامل یہ عبادات انسانی حالت کو استعاراتی انداز میں پیش کرتی ہیں گویا یہ عبادت کا روحانی تجربہ ہے۔ مصنفہ نے پرنیاں کی جذباتی عبادت کو بیان کر کے اس کی مخدوش ذہنی کیفیت کو واضح کیا ہے جس میں کردار کی زندگی میں عدم دلچسپی کا اظہار ملتا ہے۔

مسیحی عقائد میں گناہ اور گناہ کے کفارے کا تصور شدت سے موجود ہے۔ یسوع مسیح کا مصلوب ہونا بھی محکومیت، قربانی اور گناہ کے کفارے کا استعارہ ہے۔ بشریٰ سعید پرنیاں کی کیفیت کو اس استعارہ کے پس منظر میں بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"میں کب سے صلیب پر معلق اس اذیت کو سہہ رہی ہوں۔ میں کیا رہ گئی ہوں۔ ایک بے روح چمڑے کی پتلی کھوکھلی بالکل خالی۔ کیا مجھے اتنی سزا کافی نہیں لگی۔" (۱۷)

حضرت عیسیٰؑ کے مصلوب ہونے کا واقعہ انسانی تجربے اور روحانیت سے وابستہ ہے۔ اسے عظیم قربانی کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو انھوں نے انسانیت کو گناہوں سے نجات دلانے کے لیے دی۔ مسیحی عقائد کے مطابق حضرت آدم و حوا سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جو گناہ سرزد ہوا تھا جس کی سزا کے طور پر انسان کو زمین پر اتار دیا گیا تھا اس کا کفارہ حضرت عیسیٰؑ نے مصلوب ہو کر کیا۔ اسے روحانی جنگ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس سے انسانیت کو صبر و قربانی اور ایثار کا درس ملتا ہے۔ صلیب ایک طاقتور اساطیری علامت ہے۔ یہ بہ یک وقت دکھ اور موت کے ساتھ ساتھ امید اور نجات کی علامت ہے۔ یہ موت و حیات، خیر و شر کی کشمکش کا استعارہ ہے۔

مصنفہ نے اساطیری عناصر کے استعمال سے ناول کے تاثر کو ابھارا ہے۔ ناول کا مرکزی نسوانی کردار بہ یک وقت پاکستانی اور عیسائی ہے۔ اس لیے ہندوستانی اور مسیحی اساطیر کا امتزاج ان کا خاصہ ہے۔ امریکی معاشرے میں پروان چڑھنے والا یہ کردار مغربی معاشرے کا نمائندہ بھی ہے اور مشرقی روایات سے مالا مال بھی۔ اسی طرح گرانٹ کا کردار (جو درحقیقت احمد ابراہیم ہے) ایک پاکستانی نژاد مسلمان کردار ہے۔ بہ یک وقت مسلم فکر اور مغربی عادات واطوار سے مزین ہے۔ عنیزہ سید ان کرداروں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتی ہیں:

"بشریٰ سعید کے کردار معاشرے کے سفال گر کے ہاتھوں گھڑے ہوئے کچھ مکمل اور کچھ بے ڈھب شخصیتوں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور کردار نگاری میں تکنیکی اعتبار سے وہ اپنے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

ماخذ تحقیقی مجلہ

فن کے عروج پر نظر آتی ہیں۔ سفال گر کا ہر کردار اپنے پس منظر اور حالات کے زوال کی سو فیصد درست عکاسی کرتا ہے۔ دو مختلف معاشروں کے پیدا کردہ کرداروں کو ایک ساتھ لے کر کہانی کو آگے بڑھانا بشریٰ سعید کی اپنے فن پر گرفت کا ثبوت ہے۔"(۱۸)

بشریٰ سعید کے ناولوں میں ہندومت اور مسیحیت کی اساطیر نمایاں ہیں جو ان کے فطری میلان کی عکاس ہیں۔ بشریٰ سعید اپنے اسلوب کے بارے میں لکھتی ہیں:

"ہر کاری گر کا اپنا اسلوب ہوتا ہے اور وہ اللہ کا ودیعت کردہ ہوتا ہے۔ جہد سے نکھار تو لایا جا سکتا ہے مگر فطری میلان کی حد پار کرنا مشکل ہے۔"(۱۹)

"رقصِ جنوں" میں اساطیری عناصر

بشریٰ سعید کا ناول "رقصِ جنوں" ان کے فطری میلان کے باعث ہندومت اور مسیحیت کے اساطیری کرداروں اور علائم کی مثال ہے۔ ان کرداروں اور علائم کی بدولت نہ صرف کہانی کے تاثر میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ کئی مقامات پر تو کہانی ان عناصر کی بدولت اپنا تسلسل قائم رکھتی ہے۔

ہندومت سے متعلقہ اساطیری عناصر

ناول کا آغاز اس اقتباس سے ہوتا ہے جس میں ہندی اساطیر کہانی کی بنیاد ہیں:

"پجارن دیوتا کو منانے کے لیے رقص کر رہی تھی۔ دیوتا کے درشن کی آشا اس کے بند بند میں کروٹیں لے رہی تھی۔ اس کے متحرک قدموں کی گردش میں، لہراتے بازوؤں میں، گردن کے تناؤ اور کمر کی لچک میں، ابروؤں کی جنبش اور آنکھوں کی پتلوں کی لرزش میں، پائلوں کی تھرتھراہٹ میں، سانسوں کے تموج میں، دھڑکن کی تال میں وحشت بھری التجاء تھی۔ اس کے روم روم میں اضطراب کسی دہکتے ہوئے آتشیں سیال کی طرح سرایت کر رہا تھا۔" (۲۰)

پجارن، دیوتا اور رقص اساطیری مظاہر کی حامل اصطلاحات ہیں۔ روحانی اور دیومالائی معنوں کے حامل یہ عناصر عبادت، کائناتی نظام، انسان اور ماورائے عقل عناصر کے درمیان تعلق کا اظہار ہیں۔ اساطیری روایات کے مطابق پجارن انسانوں اور دیوتاؤں کے درمیان روحانی واسطہ اور رابطہ کا ذریعہ ہے۔ مقدس علم، پاکیزگی اور روحانی

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

طاقت کی علامت پجارن دیویوں کی خادمہ تصور کی جاتی ہے جو عبادات، قربانی اور مذہبی رسومات کی نگرانی کرتی ہے۔ قدیم یونان کے مقدس معابد میں خواتین پجارن دیوتاؤں کی منشا کا اظہار کرتی تھیں۔

قدرتی قوتوں اور کائناتی طاقت کی تجسیم دیوتا کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ خاص قوت و اختیار (بارش، محبت، جنگ اور علم وغیرہ) کے نمائندہ دیوتا انسانی صفات کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں لیکن ماورائے عقل قوتوں کے مالک تصور کیے جانے کے باعث عام انسانوں سے برتر مانے جاتے ہیں اور ان کے کئی درجات مقرر کیے جاتے ہیں۔ ہندومت کی اساطیر میں رقص کو مقدس عمل مانا جاتا ہے۔ اگرچہ کئی دیگر مذاہب میں رقص کو جسمانی حرکات کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے لیکن ہندومت میں رقص اور گیت کو مذہبی رسومات کا حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ ہندو روایات میں دیوتا شیوا کو نٹراج (رقص کرنے والا روپ) کائنات کی تخلیق اور فنا کی علامت جانا جاتا ہے۔ رقص، دیوتا اور داسی جیسے اساطیری عناصر ناول کو مؤثر آغاز فراہم کرتے ہیں جو "رقصِ جنوں" کے تصور کو واضح کرنے میں مددگار ہیں۔ ناول کے آغاز میں ناول نگار داسی اور دیوتا کے تعلق کو ان الفاظ میں بیان کرتی ہیں۔

> "داسی یہ بات فراموش کر بیٹھی تھی کہ دیوتا جب تک سنگھاسن پر براجمان رہیں، ساکت و جامد ہوں، فریادوں، التجاؤں سے بے نیاز رہیں، دیوتا ہوتے ہیں اور جب سحر ٹوٹ جائے تو دیوتا نہیں رہتے، انسان ہو جاتے ہیں اور انسانوں سے خوف تو نہیں لگتا بلکہ پیار کا جی کرتا ہے" (۲۱)

ہندومت میں اگرچہ دیوتا کو مقتدر قوتوں کا مالک سمجھا جاتا ہے تاہم دیوتا کی تجسیم مٹی یا پتھر کے بت سے کی جاتی ہے۔ ساکت و جامد اور جذبات سے عاری بت کو خدا کا درجہ دینا بذاتِ خود ماورائے عقل عمل ہے۔ ہندومت کے مندروں میں دیوتا کی خدمت پر معمور داسیاں اساطیری کردار کی حامل ہوتی ہیں۔ ان خواتین کے لیے انسانی جذبات واحساسات کو ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ نفسانی خواہشات اور ضروریات سے باز رکھ کر انھیں دیوتاؤں کو راضی رکھنے کے لیے وقف کر دیا جاتا ہے، خدمت پر مامور مانا جاتا ہے اور انھیں معاشرے میں احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ داسی ایک مقدس اساطیری کردار ہونے کی وجہ سے منفرد مقام کی حامل مانی جاتی ہے لیکن انسانی فطرت کے باعث جسمانی اور نفسانی خواہشات کے تابع ہونے کی وجہ سے بعض اوقات اس سے ایسے افعال سرزد ہوتے ہیں جو معاشرے میں قابلِ گرفت مانے جاتے ہیں۔ مصنفہ نے داسی اور دیوتا کے تعلق کو زندہ انسانوں کے تناظر میں پیش کیا ہے جو اس کے جذبات واحساسات کی ترجمانی ہے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

عیسائیت سے متعلقہ اساطیری عناصر

بشریٰ سعید نے اپنے ناول "رقصِ جنوں" میں مسیحیت کی اساطیری علامات جیسے گرجاگھر، صلیب اور بائبل کے حوالے سے کہانی کے تاثر کو ابھارا ہے۔ گرجا اور صلیب کی منظر نگاری ناول کے مرکزی نسوانی کردار جاشیہ کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔ جاشیہ مسیحی شخص اونیل کی شخصیت سے متاثر ہو کر اس کی تلاش میں گرجاگھر کا رخ کرتی ہے تو اس کی بے چینی اور اونیل سے ملاقات کی خواہش صلیب کے منظر کو دھندلا دیتی ہے۔ اس صورت حال میں گرجا کے درودیوار اس کے جذبات کے ترجمان بن جاتے ہیں۔

"گرجے کی پیشانی پر ایستادہ صلیب کہر کی دبیز چادر میں ملفوف آسمان میں مدغم ہوتی معلوم ہو رہی تھی۔ وہ بہت قریب پہنچ چکی تھی لیکن فاصلہ تھا کہ سمٹنے میں ہی نہ آتا تھا " (۲۲)

مسیحی عقائد کا ذکر جس خوبی سے مصنفہ نے کیا ہے اس سے مصنفہ کی معلومات کا اندازہ ہوتا ہے۔ اونیل کے مکالموں میں مسیحی عقائد کی عکاسی ملتی ہے۔ ناول کا مرکزی کردار اونیل کہتا ہے:

"شرابی خداوند کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا، بائبل میں لکھا ہے، مجھے شراب بری لگتی ہے لیکن کبھی کبھار.... خداوند کی بادشاہی میں (۲۳)"

چرچ میں مسیحی عقائد کے مطابق اونیل اور جاشیہ کا نکاح اور نکاح کی رسومات کا ذکر ناول کا نمایاں حصہ ہے۔ بشریٰ سعید لکھتی ہیں:

"اور کچھ روز بعد چرچ میں مسیحی عقیدے کے مطابق اس کا نکاح اونیل سے ہو گیا۔ اسے اونیل کی بائیں طرف بٹھایا گیا۔ فادر نے اس سے رضامندی لے کر اونیل سے اس کی مرضی معلوم کی اور پھر ان دونوں میں انگوٹھیوں کا تبادلہ کیا۔ اسے یہ سب بہت عجیب لگ رہا تھا۔ "ریت بیل" پہن کر جب اس نے آئینے میں خود کو دیکھا تو اسے اپنا وجود یکسر اجنبی محسوس ہوا تھا۔ (۲۴)"

اس اقتباس میں مصنفہ نے شادی کی دیگر رسومات کے ساتھ "ریت بیل" کی رسم کا ذکر کیا ہے جو عموماً مسیحی شادیوں میں منعقد کی جاتی ہے۔ انگوٹھیوں کے تبادلے کے بعد "ریت بیل" یا Sand Ceremony کی رسم جس میں دولہا دلہن دو الگ الگ برتنوں میں مختلف رنگوں کی ریت ایک ساتھ ایک بڑے برتن میں ڈالتے ہیں اور اس ریت کو ملا دیا جاتا ہے۔ یہ علامتی رسم دو جانوں کے باہم ایک ہونے کی علامت ہے۔ روحانی معنی میں یہ خدا کے اتحاد

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

کی علامت ہے جس کے مطابق دولہا دلہن دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں جو شادی کے خدائی عہد میں بندھ چکے ہیں۔اگر چہ یہ رسومات مذہبی عقیدے کا حصہ نہیں لیکن کیتھولک عقیدے کے مطابق مقدس مانی جاتی ہیں۔مصنفہ نے گرجے کے اندرونی ماحول میں مسیحی عقائد سے وابستہ تصاویر اور شبیہات کے ساتھ گرجے کے ماحول کو ان الفاظ میں قلم بند کیا ہے:

"گرجے کی عمارت خاموشی اور تاریکی کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔چند لمحوں تک اس کی نظریں کسی اندھی چمگاڈر کی طرح ادھر ادھر سر ٹکراتی رہیں۔اسے بے شمار ہیولے اور عجیب و غریب پرچھائیاں اپنی طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دیتی رہیں لیکن جب اس کی آنکھیں اندرونی نیم تاریکی میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں تو سایوں کی حرکت تھم گئی۔مقدس تصاویر اور مذہبی مجسمے اپنی اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے" (۲۵)

مصنفہ نے مسیحی مذہب کی تعلیمات اور علامات کے ساتھ ساتھ بائبل کی تعلیمات بھی بیان کی ہیں۔چرچ میں فادر کی زبانی محبت کے حوالے سے بائبل کی تعلیمات ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

"تم نے بائبل کو نہیں پڑھا؟ اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتی جھانجھ ہوں۔انھوں نے نیوٹیسٹامنٹ کا ایک اقتباس دہرایا"(۲۶)

مسیحیوں کی مقدس کتاب بائبل کا دوسرا حصہ نیوٹیسٹامنٹ یا عہد نامہ جدید کہلاتا ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی، تعلیمات اور ابتدائی مسیحی جماعت کی تاریخ کا بیان ہے۔۲۷ کتابوں پر مشتمل یہ مجموعہ پہلی صدی عیسوی میں لکھا گیا۔اس کے موضوعات میں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ، زندگی ، معجزات ، تعلیمات و پیغامات ، مصلوبیت اور قیامت کے علاوہ مسیحی کلیسا کی تاریخ مرقوم ہے۔نیوٹیسٹامنٹ بالعموم چار حصوں میں منقسم ہے جن میں انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل لوقا اور انجیل یوحنا شامل ہے۔مسیحی عقیدے کے مطابق یہ معافی، ایمان اور نجات کا پیغام ہے۔

بشریٰ سعید نے ناول کے اس اقتباس میں مرکزی نسوانی کردار جاثیہ کی کیفیت کو بیان کیا ہے جو مسلمان لڑکی ہے اور ایک مسیحی نوجوان اونیل کی محبت میں گرفتار ہو کر اس سے شادی کرتی ہے۔نوجوان پہلے اس سے اسلامی رسومات کے مطابق اور پھر عیسائی روایات کے مطابق نکاح کرتا ہے۔جاثیہ بہ یک وقت محبت، قربانی اور

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38
ماخذ تحقیقی مجلہ

ایمان کی کمزوری کی وجہ سے پچھتاوے کی کیفیت سے دوچار ہو کر چرچ کا رخ کرتی ہے جہاں فادر اس کی کیفیت کے عین مطابق نیوٹیسٹامنٹ کا اقتباس بیان کر تا ہے۔ اور یسوع کی مدد اور غم سے نجات کی امید ان الفاظ میں دلا تا ہے:

"مت رو میری بچی.... یسوع تمھاری مدد کرے گا، وہ تمھیں غم سے نجات دے گا، تم اس کی طرف رجوع کرو۔ وہ اپنے مہربان ہاتھوں سے تمہارے سب دکھوں کو یوں سمیٹ لے گا کہ درد کا نشان بھی باقی نہیں رہے گا"(۲۷)

مسیحی عقائد میں یسوع مسیح کو نجات دہندہ اور قربانی کی علامت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ناول کے اس اقتباس میں انہی مسیحی عقائد کا بیان ہے۔

رقصِ جنوں میں بشریٰ سعید کے بیان کردہ مسیحی اساطیری عناصر زیادہ تر تمثیلی اور علامتی ہیں جو مرکزی کرداروں کی کیفیات کے بیان کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ مصنفہ کا تقابلی مطالعہ ان عناصر کے پر اثر استعمال میں مفید ثابت ہوا ہے۔ بشریٰ سعید نے اپنے ناولوں میں اساطیری علامات اور عناصر کے ذریعے کہانی کے تاثر کو بھرپور طریقے سے ابھارا ہے اور ادب کی تخلیق میں ان عناصر کی افادیت کا ثبوت دیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فیروز اللغات، جامع، ایڈیشن، فیروز سنز، لاہور، سن اشاعت ندارد، ص۸۸

۲۔ لغات نظامی، گلوب پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۱ء، ص۳۴

۳۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ۱۹۷۷ء، جلد اول، ص۵۰۶

۴۔ اردو انسائیکلوپیڈیا، فیروز سنز، لاہور، ۱۹۸۴، ص۴۰۳

۵۔ وزیر آغا، ڈاکٹر، تخلیقی عمل، ابلاغ پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص۱۷

۶۔ جامع انسائیکلوپیڈیا، جلد اول، شیخ غلام علی سنز، لاہور، ۱۹۸۹ء، ص۹۵

۷۔ بشریٰ سعید، سفال گر، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶ء، ص۲۹

۸۔ یاسر جواد، اساطیر کا انسائیکلوپیڈیا، لوٹس پراجیکٹ، ص۴۷

۹۔ ایضاً، ص۱۱۰،۱۰۹

۱۰۔ بشریٰ سعید، سفال گر، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶ء، ص۳۰

۱۱۔ ایضاً، ص۴۳

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-38

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۱۱

۱۳۔ ایضاً، ص ۱۱۲

۱۴۔ یاسر جواد، اساطیر کا انسائیکلوپیڈیا، لوٹس پراجیکٹ، ص ۳۵۵

۱۵۔ بشریٰ سعید، سفال گر، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۱۱۲

۱۶۔ بشریٰ سعید، ایضاً، ص ۲۳۶

۱۷۔ بشریٰ سعید، ایضاً، ص ۲۴۵

۱۸۔ عنیزہ سید (تبصرہ)، سفال گر، علم و عرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۶ء، ص ۳۷۵

۱۹۔ بشریٰ سعید، رقص جنوں (پیش لفظ)، القریش پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۶

۲۰۔ بشریٰ سعید، رقص جنوں، القریش پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص ۷

۲۱۔ ایضاً، ص ۹

۲۲۔ ایضاً، ص ۴۶

۲۳۔ ایضاً، ص ۴۶

۲۴۔ ایضاً، ص ۱۳۴

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۴۳

۲۶۔ ایضاً، ص ۱۴۷

۲۷۔ ایضاً، ص ۱۴۷